اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں

(۳۱)

غدیر

تالیف:

حجۃ الاسلام شیخ ایوب حائری

ترجمہ:

حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

سرشناسه	: حائری، ایوب، ۱۳۴۴- -Hairi, Ayub, 1965
عنوان قراردادی	: الغدیر .اردو
عنوان و نام پدیدآور	: غدیر/تالیف ایوب حائری ؛ ترجمه محمعلی توحیدی.
مشخصات نشر	: قم: مجمع جهانی اهل‌بیت(علیهم السلام)، ۲۰۲۴م.=۱۴۰۳.
مشخصات ظاهری	: ۴۲ص.
فروست	: اهل‌بیت علیهم‌السلام کی تعلیمات مین؛ ۴۱.
شابک	: 978-964-7756-32-7
وضعیت فهرست نویسی	: فیپا
یادداشت	: زبان: اردو.
موضوع	: علی‌بن ابی‌طالب (علیه السلام)، امام اول، ۲۳ قبل از هجرت - ۴۰ق -- اثبات خلافت
موضوع	: Ali ibn Abi-talib, Imam I, 600-661 -- *Proof of caliphate
موضوع	: غدیر خم -- احادیث Ghadir -- Hadiths غدیر خم -- احادیث اهل سنت Ghadir -- Hadiths (Sunnite)
شناسه افزوده	: توحیدی، محمدعلی، ۱۹۵۵- م.، مترجم
شناسه افزوده	: مجمع جهانی اهل بیت (علیهم السلام)
شناسه افزوده	: Ahl al-Bayt World Assembly
رده بندی کنگره	: BP۲۲۳/۵۴
رده بندی دیویی	: ۴۵۲/[illegible]
شماره کتابشناسی ملی	: [illegible]۸۴[illegible]
اطلاعات رکورد کتابشناسی	: [illegible]

اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں (۴۱)

غدیر

تالیف: حجۃ الاسلام شیخ ایوب حائری/ تحقیقی کمیٹی

ترجمہ: حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی

تصحیح: حجۃ الاسلام شیخ سجاد حسین

نظر ثانی: محمد عباس ہاشمی

کمپوزنگ: حجۃ الاسلام شیخ غلام حسن جعفری

ناشر: مجمع جہانی اہل بیتؑ

طبع اول: ۱۴۴۶ھ، ۲۰۲۵

مطبع: چاپ دیجیتال

تعداد: ۵۰

ISBN: 978-964-7756-32-7

www.ahl-ul-bayt.org--Info@ahl-ul-bayt.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

پتہ: نزد گلی نمبر ۶، جمہوری اسلامی بولیورڈ، قم، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۵۳۲۱۳۱۲۲۱

بلڈنگ نمبر ۲۲۸، مد مقابل پارک لالہ، کشاورز بولیورڈ، تہران، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۱۸۸۹۷۰۱۷۱

www.ketab.ir

فہرست

پیش لفظ ۹

غدیر

تمہید ۱۳

پہلا مبحث: واقعہ غدیر ۲۲

دوسرا مبحث: عید غدیر اسلامی تاریخ کے آئینے میں ۳۱

تیسرا مبحث: حدیث غدیر کا تواتر ۳۵

الف: مختلف مذاہب کے علماء کا اعتراف کہ حدیث غدیر متواتر ہے ۳۵

ب: بڑے بڑے محدثین کی ایک جماعت نے مختلف طرق واسناد کے ساتھ حدیث غدیر کو نقل کیا ہے۔ ذیل میں ان میں سے بعض کا تذکرہ کیا جاتا ہے: ۳۷

ج: صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا حدیث غدیر کے ذریعے استدلال ۳۸

چوتھا مبحث: حدیث غدیر میں تاویل کی گنجائش نہیں ۴۰

www.ketab.ir

پیش لفظ

عصر حاضر تہذیبوں کی جنگ کا زمانہ ہے۔ تبلیغ کے مؤثر اسالیب سے استفادہ کرکے اپنے افکار کی نشر و اشاعت کرنے والا ہر مکتب اس میدان میں گوئے سبقت لے جائے گا اور اہل جہان کی فکر پر اثر انداز ہو گا۔

ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد پوری دنیا کی نگاہیں ایک مرتبہ پھر اسلام اور شیعہ تہذیب کی طرف مرکوز ہو گئی ہیں۔ دشمنوں نے اس فکری و روحانی طاقت کو توڑنے کی غرض سے اور دوستوں نے انقلابی و تہذیبی تحریک کے نمونوں کی پیروی اور اس سے الہام گیری کی خاطر اس ناب اور تاریخ ساز تہذیب کے امّ القریٰ کی طرف ٹکٹکی باندھ رکھی ہے۔

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے خاندانِ عصمت کے پیروکاروں میں یکجہتی، ہمفکری اور باہمی تعاون کی ضرورت کو درک کرتے ہوئے دنیا بھر کے شیعوں کیساتھ ایک فعال رابطہ بر قرار کرنے اور فقہ جعفریہ کے مفکرین اور خلاق شیعوں کی عظیم و کارآمد قوت سے استفادہ کرنے کی غرض سے اس میدان میں قدم رکھا ہے تاکہ سیمیناروں کے انعقاد، کتابوں اور تراجم کی نشر و اشاعت اور شیعہ افکار سے متعلق علمی مواد کا تبادلہ کرکے اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات اور اسلام ناب محمدی کو فروغ دے سکے۔

www.ketab.ir

خدا کا شکر ہے کہ رہبر معظم حضرت آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ کی اس حساس اور مکتب ساز میدان میں خصوصی ہدایات کی روشنی میں اہم اقدامات کیے گئے ہیں اور امید ہے کہ مستقبل میں یہ نورانی اور بنیادی نوعیت کی تحریک زیادہ سے زیادہ پھولے پھلے نیز آج کی دنیا اور قرآن و عترت کے درخشاں معارف کی تشنہ انسانیت زیادہ سے زیادہ اس مکتب کی روحانیت، عرفان اور ولایت کے حامل اسلام کے چشمہ رواں سے بہرہ مند اور سیراب ہو۔

ہمارا یہ یقین ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کو صائب، ماہرانہ، منطقی اور استوار انداز سے پیش کر کے خاندان رسالت اور بیداری و حرکت و روحانیت کے پرچمداروں کی میراث کے ماندگار جلووں کو دنیا کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے اور اس کی بدولت ظہور سے پہلے ماڈرن جہالت، دنیا کو ہڑپ کرنے والوں کی آمریت و ہٹ دھرمی اور انسانیت و اخلاق سوز اقدار سے اکتائی ہوئی بشریت کو امام عصر علیہ السلام کی عالمی حکومت کا تشنہ و گرویدہ بنایا جاسکتا ہے۔

اس اعتبار سے ہم محققین اور مصنفین کی علمی کاوشوں اور تحقیقات کا استقبال کرتے ہیں اور خود کو ان مؤلفین اور مترجمین کا خادم سمجھتے ہیں جو اس بلند پایہ تہذیب کی نشر و اشاعت کی سعی کر رہے ہیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ اس مرتبہ مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام کی ایک تحقیقی کتاب "اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں" کے عنوان سے آپ عزیزوں کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ کتاب اس مقدس ادارے کے مایہ ناز محققین کی زحمتوں کا نتیجہ ہے کہ جسے لائق اور گرامی قدر مترجمین کی خامہ فرسائی نے اردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے اور ہم ان عالی قدر مؤلفین اور مترجمین کی توفیقات خیر کیلئے دعا گو ہیں۔

www.ketab.ir

یہاں ہم اس کتاب کی تخلیق کیلئے سعی و کوشش کرنے والے ادارہ ترجمہ کے تمام عزیز دوستوں اور مخلص ساتھیوں کی بھی صدق دل سے قدر دانی کرتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ تہذیبی جنگ کے میدان میں اٹھایا جانے والا یہ چھوٹا سا قدم، صاحبِ ولایت کی خوشنودی ورضامندی کا مشمول قرار پائے!

شعبہ تہذیب و ثقافت

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

غدیر

تمہید

اسلام وہ عالمگیر ترین اور آخری شریعت ہے جس کے پاس حیاتِ انسانی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی زندگی میں امت مسلمہ کی قیادت کا منصب سنبھالنا آنحضرت کی ذمہ داریوں میں شامل تھا۔ قیامت تک باقی رہنے والی آخری شریعت کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے بعد امت کی اعلیٰ ترین قیادت کے مسئلے سے چشم کرتے ہوئے اسے حالات و اتفاقات کے حوالے کرے نیز اسے انسانی خواہشات ومیلانات اور ان اصحاب کے ذاتی اجتہادات کی تند و تیز موجوں کے حوالے کرے جو اپنے نظریات و اجتہادات اور میلانات میں اختلاف کے شکار تھے۔ اس کا لازمی نتیجہ اختلاف و پراکندگی، گروہ بندی اور اسلامی حکومت کے زوال و سقوط کے علاوہ کچھ نہ ہوتا۔

پس خاتم المرسلین ﷺ اور قیامت تک باقی رہنے والی آخری شریعت کے لئے اس اہم ترین مسئلے سے چشم پوشی کی گنجائش نہ تھی۔ بنابریں سید المرسلین کی جانب سے آپ کے بعد قیادت کی ذمہ داریاں بوجہ احسن نبھانے والے جانشین کی بطور صریح تعیین ایک

www.ketab.ir

فطری اور ضروری بات تھی جس کی تمام مسلمانوں کو توقع تھی۔ یہاں ہم ان سوالوں کا جواب ڈھونڈیں گے کہ:

وہ شخص کون تھا جسے آنحضرت ﷺ نے واضح طور پر اپنے بعد امت مسلمہ کا قائد اور رہبر نامزد کیا تھا؟

آپ نے اس کی تصریح کب فرمائی تھی؟

آپ کی طرف سے یہ واضح اعلان کیسے کامل صورت میں سامنے آیا؟

اہل بیت رسول علیہم السلام اور ان کے پیروکاروں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد امت مسلمہ کی اعلیٰ قیادت اور خلافت نبوی کا منصب وہ ہے جسے رسول، اللہ تعالیٰ کے حکم سے معین فرماتا ہے۔ اللہ نے اس منصب کے فیصلے کو عوامی انتخاب اور رائے عامہ کے حوالے نہیں کیا اور ہمیشہ قائد عظیم رسول اللہ ﷺ اور ان کے خلیفہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین حنیف کے نام سے قوم پر حکومت کرتے رہیں گے۔

بتحقیق اللہ اور اس کے رسول نے امت کے بہترین فرد کو رسول کی جانشینی کے لئے منتخب فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی دعوت کے ابتدائی ایام سے ہی اپنے بعد اس فرد کی امامت و قیادت کی تصریح فرماتے رہے۔ آنحضرت نے لوگوں کے سامنے اس مسئلے کو واضح کرنے اور اس جانشینی کی راہیں ہموار کرنے کا سلسلہ اپنی مکی اور مدنی زندگی میں لگاتار جاری رکھا۔

اس کوشش کا آغاز یوم انذار سے ہوا اور حجۃ الوداع سے واپسی پر اللہ کی جانب سے واضح تنبیہ کے بعد آپ نے ۱۸ ذی الحجہ ۱۰ھ کو خاص اہتمام کے ساتھ اس کا اعلان کیا۔ اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ کی رحلت کے دن بھی اس کی تبلیغ کا اہتمام کیا گیا۔

www.ketab.ir

اس عقیدے کے برخلاف رسول ﷺ کے بعد حکومت پر قبضہ کرنے والے مکتب فکر (مکتب خلفا) کا کہنا ہے کہ خلافت کا منصب اللہ کی طرف سے عطا نہیں ہوتا اور اس کے لئے نص کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کا فیصلہ امت کی طرف سے کیا جاسکتا ہے یہاں تک کہ امت کی ایک قلیل جماعت خلافت کو کسی شخص کے حوالے کرسکتی ہے۔

کچھ لوگوں نے بزعم خویش یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مسئلے سے چشم پوشی کی تھی۔ وہ اپنے نقطۂ نظر کی توجیہ میں بعض دلائل کا سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

ان کی سب سے مضبوط دلیل بعض صحابہ کی سیرت ہے (سب کی نہیں) جسے وہ سارے مسلمانوں کے لئے حجت قرار دیتے ہیں۔

حدیث، تاریخ اور سیرت کی جو کتابیں اموی دور حکومت کے اواخر میں اور عباسی دور کے اوائل میں لکھی گئیں ان کے مصنفین و مولفین سے کوئی منصف مزاج محقق یہ توقع نہیں باندھ سکتا کہ وہ اسلامی تاریخ کے جملہ حقائق کو بیان کرنے کی پابندی کریں گے خاص کر اس صورت میں جب بعض حقائق حکمران طبقے کے مفادات سے متصادم ہوں۔ اگر کوئی ایک یا دو مآخذ دوسرے مآخذ سے ہٹ کر کسی ایسی حقیقت کو بیان کریں جو علاقے کے حکمران طبقے کے مفادات کے برخلاف ہو تو یہ ایک اہم اور قابل توجہ بات ہوگی جس سے چشم پوشی درست نہیں بلکہ اس پر توجہ مبذول کرنا ضروری ہے۔

www.ketab.ir

بنابریں حقیقت کے متلاشی محقق پر لازم ہے کہ رسول اعظم ﷺ کے آخری ایام کے اہم واقعات کے جائزے کی روشنی میں اموی اور عباسی دور کے اہم اور حساس واقعات کا علمی اور تحقیقی جائزہ لے کر معقول اور منطقی انداز میں نتیجہ اخذ کرے۔

رسول اللہ ﷺ کی رحلت سے پہلے اسلامی ریاست کے جو اندرونی اور بیرونی سیاسی حالات تھے وہ اس بات کا تقاضا کرتے تھے کہ نبی ﷺ اللہ کے حکم سے اپنا ایک جانشین اور خلیفہ معین فرمائیں کیونکہ ایک طرف سے اسلامی حکومت کی سرزمینوں کے اندر منافقین اور اہل کتاب، جبکہ دوسری طرف سے اسلامی ریاست کے باہر بازنطینی اور دیگر مشرک طاقتیں مسلمانوں کے خلاف سنگین خطرات کے مراکز میں تبدیل ہوچکے تھے۔

اس معاشرتی اور سیاسی صورت حال کی روشنی میں رسول اکرم ﷺ کو چاہیے تھا کہ آپ اس بات کا سد باب فرماتے کہ آپ کے بعد اسلامی معاشرہ کسی قسم کے اختلاف وافتراق کا شکار ہو۔ آنحضرت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ آپ امت کو اختلاف، پراکندگی، جدائی اور خواہشات کی جنگ سے محفوظ رکھنے والے جامع الشرائط اور باصلاحیت خلیفہ و قائد کی تعیین کے ذریعے امت کے گرد ایک مضبوط حصار قائم کرتے اور امت مسلمہ کے اتحاد واتفاق کی بقاء کی ضمانت فراہم فرماتے۔

امت مسلمہ کو مستقبل کے منحوس اور جانکاہ حوادث سے محفوظ رکھنے نیز ہوس پرستوں اور گمراہوں کو ذاتی قیادت کی ہوس سے باز رکھنے یعنی خلافت، حکومت اور امت کی سیاسی قیادت کے مسئلے میں باہمی نزاع کا راستہ روکنے کا منطقی طریقہ یہ تھا کہ آنحضرت جو اس امت کو وجود میں لانے اور اس کو پروان چڑھانے والے نیز اس کے اولین قائد تھے؛ اپنے

www.ketab.ir

بعد امت کی قیادت کے لئے ایک جامع الشرائط جانشین اور قائد کو معین فرماتے اور قیادت کے مسئلے کو خواہشات واتفاقات کی بے رحم موجوں کے حوالے نہ کرتے۔

اس معاشرتی جائزے سے معلوم ہوتا ہے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی جانب سے اپنے جانشین قائد کی واضح تعیین بہت ضروری تھی، چنانچہ آپ نے عملی طور پر ایسا کر دکھایا۔ان عرائض کی روشنی میں اس بات کا راز کھل کر سامنے آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے رسالت کے ابتدائی ایام میں ہی اپنی خلافت اور جانشینی کا مسئلہ لوگوں کے سامنے کیوں رکھا تھا۔

یہ اور بات ہے کہ آغازِ دعوت میں بہت کم لوگ رسالت کے پرچم تلے جمع ہوئے اور لوگوں کی ایک قلیل تعداد نے اپنے رب کے دین پر ایمان لاتے ہوئے اپنے اسلام کا اظہار کیا۔

اسی طرح ہمیں اس بات کا راز بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ زندگی بھر یہاں تک کہ اپنی زندگی کی آخری گھڑیوں تک اپنے جانشین کا تعارف کرانے کی مسلسل کوشش کیوں فرماتے رہے۔

جی ہاں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی دعوت کے آغاز میں ہی اپنے [illegible]، واضح اور قطعی بیانات کے ذریعے اپنے جانشین کو معین فرمایا تھا۔ اس کے بعد آپ اپنے عہد رسالت کے درمیانی عرصے میں پھر اپنی زندگی کے آخری اوقات تک اس کی یاد دہانی فرماتے رہے۔یہ ہے اہل بیت رسول علیہم السلام اور ان لوگوں کا عقیدہ جنہوں نے حکمرانوں کی جانب سے ہر قسم کی تطمیع وترغیب یا تہدید و تخویف (جو حکمرانوں کے عام ہتھکنڈے ہیں) کے باوجود حکام کے ہاتھوں اپنی متاعِ دین کا سودا نہیں کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اپنی دعوتِ رسالت کے آغاز سے لے کر آخری دنوں تک اپنے جانشین کی واضح اور صریح تعیین کی خاطر مسلسل سعی فرماتے رہے۔ اس کے بعض نمونے یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔

طبری کا بیان ہے: ابن حمید نے ہم سے کہا: سلمہ نے ہم سے کہا: مجھے محمد بن اسحاق نے، اسے عبد الغفار بن قاسم نے، اسے منہال بن عمرو نے، اسے عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب نے اور اسے عبد اللہ بن عباس نے بتایا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:

جب رسول اللہ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾[1] (اے رسول! اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو تنبیہ کیجئے) تو رسول اللہ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! بتحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤں۔

لیکن میں نے سوچا کہ یہ میرے بس سے باہر ہے۔ میں جانتا تھا کہ اگر میں یہ بات ان پر ظاہر کروں تو مجھے ان کی طرف سے تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پس میں نے اس معاملے میں خاموشی اختیار کر لی یہاں تک کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور بولے: اے محمد! اگر آپ وہ کام انجام نہ دیں جس کا آپ کو حکم ہوا ہے تو آپ کا رب آپ کو عذاب دے گا۔

پس (اے علی!) آپ ہمارے لئے ایک صاع (قریبا تین کلو) کھانا تیار کریں، اس پر گوسفند کی ایک ران رکھ دیں اور ہمارے لئے دودھ (یا لسی) کا ایک برتن بھی بھر لیں۔

[1] شعراء/۲۱۴۔

www.ketab.ir

اس کے بعد عبد المطلب کی اولاد کو میرے پاس جمع کریں تاکہ میں ان سے گفتگو کروں اور ان تک وہ بات پہنچاؤں جس کا مجھے حکم ہوا ہے۔

پس میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ پھر انہیں آنحضرت کے پاس دعوت دی۔اس دن وہ چالیس مرد تھے جن میں ایک کی کمی بیشی ہوسکتی ہے۔ان میں آنحضرت کے چچے یعنی ابو طالب، حمزہ، عباس اور ابو لہب بھی شامل تھے۔

جب وہ آنحضرت ﷺ کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے مجھے وہ کھانا لانے کا حکم دیا جو میں نے ان کے لئے بنایا تھا۔پس میں کھانا لے آیا۔جب میں نے کھانا رکھ دیا تو رسول اللہ نے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور اپنے دانتوں سے اس کو شق کیا پھر اسی برتن کے کناروں پر رکھ دیا۔اس کے بعد فرمایا: اللہ کے نام سے شروع کرو۔ پس ان لوگوں نے اتنا کھایا کہ انہیں کسی چیز کی حاجت نہ رہی اور میں نے انہیں کھانے سے ہاتھ کھینچتے دیکھا۔اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں علی کی جان ہے میں نے ان سب کے لئے جو کھانا پیش کیا تھا اسے ان میں سے ایک شخص کھا سکتا تھا۔اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا: انہیں سیراب کرو۔ پس میں ان کے پاس وہ برتن لے آیا۔ان سب نے اس سے سیر ہو کر پیا۔ اللہ کی قسم! ان کا ایک مرد اتنا پی سکتا تھا (جتنا ان سب نے پیا)۔

جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ گفتگو کا آغاز کرنا چاہا تو ابو لہب نے سبقت کرتے ہوئے کہا: تمہارے ساتھی نے تمہارے اوپر خوب جادو کر دیا ہے۔یہ سن کر وہ لوگ پراکندہ ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ ان سے یہ بات نہ کر سکے۔

www.ketab.ir

آپ نے (مجھ سے) فرمایا: اے علی! کل (تیاری کریں)۔ اس شخص نے مجھ پر سبقت لیتے ہوئے جو بات کی وہ آپ نے سنی اور اس سے پہلے کہ میں ان سے گفتگو کرتا وہ بکھر گئے۔ پس (کل) آپ ہمارے لئے اسی طرح کا کھانا تیار کریں جس طرح آپ نے (آج) تیار کیا تھا۔ پھر انہیں میرے پاس جمع کریں۔

پس میں نے اپنا کام انجام دیا اور انہیں جمع کیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے کھانا لانے کا حکم دیا اور میں نے کھانا ان کے پاس رکھ دیا۔ آپ نے (آج بھی) وہی کیا جو کل کیا تھا۔ انہوں نے اتنا کھایا کہ کسی چیز کی حاجت نہ رہی۔ پھر آنحضرت نے فرمایا: انہیں سیراب کرو۔ پس میں ان کے پاس وہی بڑا کٹورا لے آیا اور ان سب نے اس سے سیر ہو کر پیا۔ اس کے بعد رسول اللہ نے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: اے اولادِ عبد المطلب! اللہ کی قسم میں عرب کے کسی ایسے جوان کو نہیں جانتا جو اپنی قوم کے پاس اس چیز سے بہتر چیز لے آیا ہو جو میں آپ کے پاس لے آیا ہوں۔ میں آپ کے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لے آیا ہوں۔ اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اس کی طرف دعوت دوں۔ پس آپ میں سے کون ہے جو اس امر میں میرا ہاتھ بٹائے تا کہ وہ آپ کے درمیان میرا بھائی، وصی اور میرا خلیفہ قرار پائے؟

علی علیہ السلام کہتے ہیں: یہ سن کر ان سب کو سانپ سونگھ گیا۔ تب میں نے کہا: میری عمر ان سب سے کم ہے۔۔۔ مگر اے اللہ کے نبی! میں اس کام میں آپ کا ہاتھ بٹاؤں گا!

یہ سن کر آنحضرت نے میری گردن پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہ ہے میرا بھائی، میرا وصی اور تمہارے درمیان میرا جانشین۔ پس تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

www.ketab.ir

پس وہ لوگ ہنستے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ابو طالب سے کہنے لگے: یہ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ آپ اپنے بیٹے کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔[1]

یہ حدیث مفسرین اور محدثین کے ہاں "حدیث یوم الدار" کے نام سے معروف ہے۔ اسے حدیث بدء الدعوة (ابتدائے دعوت کی حدیث) بھی کہا جاتا ہے۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے صرف آغاز رسالت میں ہی اپنے جانشین کی نشاندہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ نے مختلف مناسب مقامات، مواقع اور جگہوں پر اس بات کا صریح اعلان فرمایا کہ آپ کے بعد آپ کے جانشین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

ان مقامات میں سب سے نمایاں ۱۸ ذی الحجہ کا واقعہ ہے جو بعد میں یوم الغدیر یا غدیر خم کے دن کے نام سے معروف ہوا۔

یہاں ہم اس کے تاریخی واقعے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے فصیح و بلیغ اور واضح فرمان کا ذکر چار مباحث کی صورت میں قارئین کے گوش گزار کریں گے۔

www.ketab.ir

۱۔ دیکھئے: تاریخ طبری، ج ۱، ص ۵۴۲۔۵۴۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت نیز الکامل، ج ۲، ص ۴۱۔۴۲، مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت۔

۲۔ دیکھئے: طبری کی جامع البیان، ج ۱۹، ص ۱۴۹، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ نیز ابن کثیر کی تفسیر، ج ۳، ص ۳۶۴، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۱۲ھ، ابن کثیر کی البدایۃ والنہایۃ ج ۳، ص ۱۵۳، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۰۸، ابن ابی الحدید کی شرح نہج البلاغہ، ج ۱۳، ص ۲۱۱، دار احیاء الکتب العربیہ۔